پڑھو اور فیصلہ کرو





شائع کردہ
آل انڈیا جماعتِ رضائے مصطفیٰ ممبئی

بفیض

حضور مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پڑھو اور فیصلہ کرو

مولانا محمد مقیم اختر قادری رضوی

پہلا ایڈیشن: محرم الحرام ۱۴۳۲ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۰ء

شائع کردہ:

آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ

Mob.07800473352 www.TTSsunni.com

E-mail: TTSsunni@hotmail.com

ہیڈ آفس: ۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یوپی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

یہ جوتجہ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ اسی وقت ذوالخویصرہ نام کا ایک آدمی، جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا ''اے اللہ کے رسول انصاف سے کام لو۔'' حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔'' افسوس تیری جسارت پر! میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے؟ اگر میں انصاف نہیں کرتا تو تو خائب وخاسر ہو چکا ہوتا۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب نہیں رہا گیا تو انھوں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت دیجیے، میں اسکی گردن ماردوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔'' اسے چھوڑ دو، یہ اکیلا نہیں ہے۔ اسکے بہت سے ساتھی ہیں جنکی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن انکے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵، بخاری شریف، جلد ۲، ص ۱۰۲۲)

یہی واقعہ حضرت شریک ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس میں انھوں نے اس گستاخ شخص کے بارے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کیا ہے۔ یعنی پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک جماعت نکلے گی، گویا یہ شخص اُس جماعت کا ایک آدمی ہے۔ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ انکی خاص پہچان ''سر منڈانا'' ہے۔ وہ ہمیشہ جماعت در جماعت نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ انکا آخری دستہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم ان سے ملو گے تو انھیں اپنی طبیعت وخصلت کے لحاظ سے بدترین پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹)

بخاری شریف میں ایک حدیث لکھی ہے جسے بیان کرنے سے پہلے اُسکے راوی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی، آسمان سے زمین پر گر پڑنا میرے لئے آسان ہے لیکن حضور کی طرف کوئی جھوٹی بات کی نسبت کرنا بہت مشکل ہے۔ اُس کے بعد اصل حدیث کا سلسلہ یوں شروع ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''اخیر زمانے میں نوعمر اور کم سمجھ لوگوں کی ایک جماعت نکلے گی۔ باتیں وہ ظاہر میں اچھی کہیں گے لیکن ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔'' (بخاری شریف جلد ۲)

اسطرح اور بھی کئی حدیثیں ہیں جو اسلام کے نام پر اٹھنے والے ایک بڑے فتنے سے مسلمانوں کو خبردار کر رہی ہیں۔ تفصیل کیلئے مشہور کتاب ''تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں'' دیکھی جاسکتی ہے۔۔۔ ان حدیثوں کی روشنی میں جب ہم آج کے دور پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں نماز روزے اور دین کے نام پر بلانے والی ایک جماعت دکھائی دیتی ہے جو باتیں تو ظاہر میں اچھی کرتی ہے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت سے دور اور بزرگوں کے عقیدوں سے ہٹ کر عقیدہ پیش کرتی ہے۔ اسے دیکھ کر ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ وہی جماعت تو نہیں جس کی خبر حدیثِ پاک میں آئی ہے؟ اس سوال کا جواب جاننے کیلئے ہم اُسکے عقیدے اور تعلیمات کی چھان بین کرتے ہیں۔ کسی بھی جماعت یا تحریک کی سچائی کو پرکھنے کیلئے اُسکی بنیاد رکھنے والوں اور پیشواؤں کے عقیدوں کو دیکھا جاتا ہے۔ دیوبندی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد لکھتے ہیں ''جب کوئی تحریک کسی شخص کی طرف منسوب (جڑی) ہوگی تو وہ قبلۂ توجہ ہوگا اور اس شخص کے عقائد و اخلاق کا اثر ممبروں پر قطعی (یقینی) طور پر پڑیگا۔''

(مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۲ ص ۳۷۷)

یعنی جب کوئی تحریک کسی سے نسبت رکھتی ہے تو سب کی نظر اُس پر ہوتی ہے اور اُسکے عقیدے اور تعلیمات کا اثر اُس کے ماننے والوں پر ضرور پڑتا ہے۔ دیوبندی جماعت کے

شیخ الاسلام کی بات کی روشنی میں جب ہم کلمہ اور نماز کے نام پر گلی کوچوں میں چکر لگانے والی جماعت کے علماء اور پیشواؤں کو ٹٹو لتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کا یہ ارشاد یاد آجاتا ہے:

اَنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ٥ (پ۸ ع۱۰)

ترجمہ: ''انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ پر ہیں۔''

یہ بات خیال میں رہے کہ کسی کو یہ کہہ کر دھوکہ نہیں دیا جاسکتا کہ آیئے صاحب میں آپ کو دھوکہ دے رہا ہوں، بلکہ دھوکہ دینے والا شخص پہلے ہمدردی اور محبت کی باتیں کرتا ہے پھر دھوکہ دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یا جماعت بظاہر اچھی اور نیک بات کہے تو ضروری نہیں کہ وہ صحیح ہی ہو بلکہ اُسکی سچائی کا پتہ لگانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔ دیوبندی تبلیغی جماعت کے پیشواؤں میں مولوی الیاس کاندھلوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی وغیرہ کے نام نظر آتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی جماعت کی حقیقت جاننے کیلئے اِن مولویوں کے عقیدوں کو دیکھا جائیگا۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے بارے میں دیوبندیوں کے عظیم پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں: ''تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اسکا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین (ہو بہو) اسلام ہے۔''

(فتاویٰ رشیدیہ، مطبوعہ کراچی ص ۴۱) لہٰذا آیئے سب سے پہلے ''تقویۃ الایمان'' اور اُسکے لکھنے والے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے عقیدے دیکھ لیجئے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی کا عقیدہ

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب ''صراطِ مستقیم'' کے صفحہ ۱۲۶ پر لکھا ''زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت (صحبت) کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ (چاہے) جناب رسالت مآب (رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی ہوں اپنی ہمت (توجہ) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے (ڈوب جانے) سے برا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور

گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی (توجہ) ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ (شامل) ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔''

معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ! اتنا خطرناک جملہ لکھنے سے پہلے ان کا قلم ٹوٹ کیوں نہیں گیا کہ گدھے اور بیل کے خیال سے بُرا نبی کے خیال کو بتایا۔ کیا ایسا جملہ لکھنے والے کو مسلمان کہا جائے گا؟ دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھا جائے کہ اگر اسمٰعیل دہلوی کی تعلیم حق ہے تو بتاؤ نماز کس طرح پڑھی جائے؟ اسلئے کہ نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور ذکر ہے اور اگر بظاہر کسی آیت میں نہ بھی ہو تو التحیات میں ضرور ہے کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے۔ اس لئے اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال ضرور آئے گا۔ اب دو ہی صورت ہے۔ تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ آیا تو اسمٰعیل دہلوی کے کہنے کے مطابق شرک کی طرف کھینچ کر لے گیا اور اگر حقارت کے ساتھ آیا تو یقیناً کفر ہے۔ لہٰذا نماز کیسے پڑھی جائے؟ آخری راستہ یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے مگر مسئلہ یہ ہے کہ التحیات کا پڑھنا واجب ہے اور واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دیں تو نماز نہیں ہوتی۔ اسی طرح دیوبندی مذہب کے مطابق تراویح میں پورا قرآن عظیم پڑھنا شرک ہو جائیگا کیونکہ اس میں سیکڑوں آیتوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر نبیوں کا ذکر آیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دیوبندی مذہب کے مطابق کوئی نماز کسی بھی طریقے سے ہو ہی نہیں سکتی۔

آیئے اب مدرسہ دیوبند کی بنیاد رکھنے والے دیوبندی جماعت کے بہت بڑے مذہبی پیشوا مولانا قاسم نانوتوی کا عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔

مولوی قاسم نانوتوی کا عقیدہ

اس عقیدے کو پڑھنے سے پہلے کچھ ضروری باتیں دھیان میں رکھیں۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''شفاء شریف'' کے حصہ ۲ میں صفحہ ۲۵ کے وہ جملے جسے

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اپنی کتاب ''ختم النبوۃ فی الاثار'' میں قادیانیوں کے خلاف دلیل کے طور پر لکھا ہے یہ ہیں: ترجمہ ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں خاتم النبیین بنایا اور پوری مخلوق کا رسول بنایا۔ تمام امت کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ یہ کلام (خاتم النبیین) اپنے ظاہری مطلب پر سمجھا گیا ہے۔ اس کا جو مطلب ہے یعنی آخری نبی ہونا یہی مراد ہے جس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی تخصیص ہے۔''

یعنی مفتی شفیع دیوبندی کا بھی یہی کہنا ہے کہ لفظ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی ہی ہے جس میں کسی دوسرے مطلب کی گنجائش نہیں مگر مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' کے صفحہ ۳ پر اس کا انکار کرتے ہوا لکھا کہ ''عوام کے خیال میں تو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخرِ زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے'' معاذ اللہ۔

(نوٹ: اصل عبارت میں ادھورا درود یعنی صلعم لکھا ہے۔)

حالانکہ حدیث شریف میں خاتم النبیین کا مطلب خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: اَنَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِي بَعْدِی: میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۱۵) مگر قاسم نانوتوی نے خاتم النبیین کے اس مطلب کا انکار کر دیا اور آخری نبی سمجھنے کو جاہلوں کا خیال لکھ دیا۔ معاذ اللہ! یہاں قاسم نانوتوی نے اہلِ فہم کے مقابلے میں عوام کا لفظ کہا ہے۔ اہلِ فہم کا مطلب ہے سمجھدار لوگ تو عوام سے مراد ناسمجھ یا جاہل لوگ ہوئے۔) اسطرح اسکے کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ خاتم النبیین کے لفظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھنا جاہلوں اور ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ معاذ اللہ سو بار معاذ اللہ!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مجھے دوسرے نبیوں اور رسولوں پر چھ چیزوں کے ذریعے فضیلت اور بڑائی دی گئی۔

پہلی چیز تو یہ کہ مجھے کلمات جامعہ کی خوبی عطا ہوئی۔ دوسری چیز یہ کہ رعب اور دبدبہ کے ذریعہ میری مدد کی گئی۔ تیسری چیز یہ کہ مالِ غنیمت میرے لئے حلال کئے گئے۔ چوتھی چیز یہ کہ تمام روئے زمین میرے لئے مسجد اور طاہر و مطہر بنائی گئی۔ پانچویں چیز یہ کہ مجھے تمام جہان کیلئے رسول بنایا گیا اور چھٹی چیز یہ کہ میری ذات پر نبیوں کے آنے کا سلسلہ ختم کیا گیا۔"

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن ص ۵۱۲)

یہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری نبی ہونے کو فضیلت اور بڑائی فرمایا مگر قاسم نانوتوی نے آخری نبی ہونے کو فضیلت اور بڑائی ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر یہ گمراہ عقیدہ لکھا "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور (اسی طرح) باقی رہتا ہے۔" اور صفحہ ۲۵ پر لکھا: "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔" (معاذ اللہ)

❁ مولوی قاسم نے اپنی اسی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۵ پر یہ گستاخی بھی لکھی: "انبیاء اپنی امت سے ممتاز (اعلیٰ) ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات (بہت مرتبہ) بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں، بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔" (معاذ اللہ) یعنی کہہ رہے ہیں کہ عمل میں نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں۔ عمل میں امتی نبی کے برابر ہو سکتے ہیں بلکہ بڑھ سکتے ہیں۔ یہاں مولوی قاسم نانوتوی نے صرف علم میں نبی کی بڑائی مانی ہے مگر اسی دیوبندی جماعت کے ایک اور پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے تو اِس کا بھی انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ جیسا علم نبی کو ہے ویسا علم بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ (معاذ اللہ) یعنی نبی کو امتی سے عمل میں یا علم میں کسی چیز میں کوئی فضیلت نہ رہی۔ دل تھام کر پڑھیئے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان کے صفحہ ۷ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح

ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض (کچھ) غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص (خاصیت) ہے؟ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچے) مجنون (پاگل) بلکہ جمیع (کل) حیوانات بہائم (جانوروں، چوپایوں) کے لئے بھی حاصل ہے۔" معاذ اللہ!

یعنی تھانوی کا کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض علم غیب حاصل ہیں اس میں آپ کی کوئی خصوصیت اور بڑائی نہیں، ایسا علم غیب تو ہر عام آدمی، بچے، پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے، معاذ اللہ! سو بار معاذ اللہ! حالانکہ قرآن پاک کی کئی آیتوں اور کئی حدیثوں سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ مخلوقات میں سے کسی اور کا علم اس سے کسی طرح برابر نہیں ہوسکتا مگر تھانوی صاحب نے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو بچوں، پاگلوں، جانوروں اور چوپایوں کے علم سے مثال دے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں زبردست توہین کی ہے۔

ایک مرتبہ کسی مرید نے تھانوی کو لکھا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ "لا الٰہ الا اللہ" کے بعد "اشرف علی رسول اللہ" منہ سے نکل جاتا ہے۔ جب بیدار ہو کر (جاگ کر) کوشش کرتا ہوں کہ صحیح کلمہ اور صحیح درود پڑھوں لیکن زبان قابو میں نہیں ہے، ہر جگہ "محمد الرسول اللہ" کے بجائے "اشرف علی رسول اللہ" نکلتا ہے۔ مولوی تھانوی نے اسکو جواب لکھا کہ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔" (یعنی تم جس کی پیروی کرتے ہو وہ سنت کا پابند ہے) معاذ اللہ! (رسالۃ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ فروری ۱۹۵۲ء)

لکھنا تو یہ چاہیے تھا کہ جب جاگتے میں بھی کفر کا کلمہ کہا ہے تو جلدی توبہ کرو اور صحیح کلمہ پڑھو، ورنہ مسلمان نہیں رہو گے مگر نہیں لکھا اور کیوں لکھتے کہ دل اندر سے خوش ہوا ہوگا۔ اسلئے تسلی کے الفاظ لکھ کر حوصلہ بڑھایا۔ اگر یہی واقعہ غلام احمد قادیانی سے جوڑ کر کسی تبلیغی جماعت کے ممبر کو سنایا جائے تو وہ فوراً کہے گا کہ یہ کفر ہے، لیکن اگر اُسے یہ بتایا جائے کہ یہ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا

ہے تو اس کے چہرے کا رنگ بدل جائیگا اور وہ تھانوی کی غلطی ماننے کے بجائے ٹال مٹول سے کام لے گا۔۔۔ ابھی آپ نے پڑھا کہ اشرف علی تھانوی نے نبی کے علمِ غیب کو بچّوں، پاگلوں اور جانوروں کے جیسا بتایا، آیئے اب دیکھئے کہ ان کی جماعت کے ایک اور مولوی رشید گنگوہی نے اس سے بھی زیادہ خطرناک تیر چلایا اور نبی سے زیادہ شیطان کا علم بتایا۔ معاذ اللہ!

مولوی رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ

رشید گنگوہی نے عقیدہ پیش کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ علم شیطان کو حاصل ہے، (معاذ اللہ) براہین قاطعہ میں لکھا ''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوصِ قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نصِ قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔'' معاذ اللہ! (براہین قاطعہ قدیم صفحہ نمبر ۵۱)

یعنی رشید احمد گنگوہی نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے تو شرک کہا مگر اُسی شرک کو شیطان کیلئے بڑی خوشی کے ساتھ نص (قرآن و حدیث) سے ثابت مانا۔ شیطان مردود سے ایسا لگاؤ اور حضور سے ایسی دشمنی؟ اسی دشمنی نے تو عقل کو روانہ کردیا۔ یہ بھی نہ سوچا کہ حضور کیلئے جس علم کا ثابت کرنا شرک ہے وہ شیطان کیلئے کیسے ایمان ہوسکتا ہے؟ اور وہ بھی نص سے؟ یعنی قرآن و حدیث سے؟ کیا قرآن و حدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے؟؟؟ یہ ہے دیوبندیوں کی عقل اور ان کا عقیدہ!۔۔۔ اب آگے پڑھئے!

مولوی الیاس کاندھلوی کا عقیدہ

مولوی الیاس کاندھلوی نے نبیوں کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا: ''اگر حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) کسی سے کام کو لینا نہیں چاہیں تو چاہے انبیاء (نبی) بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور کرالینا چاہیں تو تم جیسے ضعیف (کمزور) سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء

(نبیوں) سے بھی نہ ہو سکے۔'' معاذ اللہ! (مکاتیب الیاس ص ۱۰۷، ۱۰۸)

اللہ تعالی کی مشیت بیان کرنے کی آڑ میں نبیوں کی توہین کی جارہی ہے اور خود کو ان سے برتر بتایا جارہا ہے۔ اسی طرح دو حوالے اور دیکھئے جن سے آپ کو معلوم ہوگا کہ تبلیغی جماعت والے مولوی الیاس کو نبی کا درجہ دیتے ہیں یا اس سے کچھ کم۔ لکھا:

❁ '' آپ (مولوی الیاس) نے فرمایا کہ اللہ کا ارشاد کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کی تفسیر خواب میں القا (ظاہر) ہوئی کہ تم مثل انبیاء (نبیوں کی طرح) کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو۔'' معاذ اللہ! (ملفوظات الیاس)

❁ ''ایک بار (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ خواب نبوت کا چھیالیسوں حصہ ہے۔ بعض لوگوں کو خواب میں ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت و مجاہدے سے نہیں ہوتی کیونکہ ان کو خواب میں علوم صحیحہ القا (ظاہر) ہوتے ہیں جو نبوت کا حصہ ہے۔ پھر ترقی کیوں نہ ہو؟ علم سے معرفت بڑھتی ہے اور معرفت سے قرب بڑھتا ہے۔ اسلیئے ارشاد ہے قل رب زدنی علما، پھر فرمایا آج کل خواب میں مجھ پر علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے اسلیئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے۔'' (ملفوظات الیاس)

دیکھئے کتنی دلیری کے ساتھ نبوت کے مرتبے کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔

کسی بھی تبلیغی انجمن کا ڈھانچہ دو ہی چیزوں پر مشتمل ہوتا ہے، ایک تعلیم دوسرا تبلیغ کا طریقہ۔ اس اصول کی روشنی میں جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ تبلیغی جماعت کے دونوں حصوں میں سے کوئی بھی حصہ اسلام سے تعلق نہیں رکھتا۔ تبلیغی جماعت والے پوچھا جائے کہ تبلیغ کا جو طریقہ آپ نے اپنایا ہے وہ کس کا ہے؟ فوراً جواب ملے گا کہ یہ طریقہ صحابۂ کرام کا ہے لیکن تبلیغی جماعت کی بنیاد رکھنے والے مولوی الیاس کیا کہتے ہیں؟ سنیئے! آپ (مولوی الیاس) نے فرمایا کہ ''اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف (ظاہر) ہوا۔'' (ملفوظاتِ الیاس)

یعنی تبلیغی جماعت کا طریقہ صحابہ کا نہیں بلکہ مولوی الیاس کا بنایا ہوا ہے اور پڑھیے۔ مولانا الیاس کاندھلوی لکھتے ہیں کہ ''حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے، پس میرا دل

چاہتا ہے کہ تعلیم تو انکی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اسطرح انکی تعلیم عام ہو جائیگی۔" (ملفوظات الیاس صفحہ ۵۷) یعنی تبلیغی جماعت کی تعلیم مولانا اشرف علی تھانوی کی ہے اور تبلیغ کا طریقہ مولانا الیاس کا ہے۔ جب یہ بات اچھی طرح ثابت ہو گئی کہ وہابی تبلیغی جماعت کا اصل مقصد خدا اور رسول کی تعلیمات کو پھیلانا نہیں ہے بلکہ مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت والے اپنے اس مقصد کو چھپاتے کیوں ہیں اور یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ جب عوام کے سامنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم خدا و رسول کا دین پھیلانے میں لگے ہیں حالانکہ اصل مقصد یہ نہیں ہے۔ سوچئے جس جماعت کی شروعات ہی جھوٹ سے ہوتی ہو اُسکی انتہا کس چیز پر ہوگی؟

مولوی اشرف علی تھانوی کے عقیدے تو آپ نے پڑھ لیے۔ آیئے اب یہ بھی دیکھئے کہ تھانوی صاحب کی مجلس میں قرآن وسنت فقہی مسائل وغیرہ پر سنجیدہ علمی گفتگو ہوتی تھی یا صرف بے حیائی اور بے شرمی ومسخرے پن کی باتیں؟ یہاں چند نمونے پیش کیے جارہے ہیں۔ اگر سب کو اکٹھا کیا جائے تو ایک موٹی کتاب تیار ہو جائے۔

تبلیغی جماعت کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی
فحش کلامی، بے حیائی اور رنگین مزاجی!

❁ مولانا تھانوی سے پوچھا گیا کہ محبت کے آداب کیا ہیں؟ فرمایا "محبت ہوگی تب خود بخود آداب معلوم ہو جائیں گے، جیسے لڑکا بالغ ہو جاتا ہے تو خود بخود شہوت ہونے لگتی ہے اور ترکیبیں آجاتی ہیں۔ پھر اُسے محبت کے آداب بتلانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ نابالغ بچہ کو کسطرح سمجھائیں کہ جماع (عورت کے ساتھ ہمبستری) اسطرح ہوتا ہے۔" (حسن العزیز جلد ۱، حصہ ۴، قسط ۱۸، ملفوظ ۵۶۹)

❁ ایک شخص نے تھانوی سے پوچھا کہ "کسی عورت کو اِس نیت سے دیکھنا کہ اگر اِس سے نکاح ہوا تو اسی طرح دیکھوں گا تو دیکھنا کیسا ہے؟ جواب میں تھانوی نے لکھا کہ "کسی عورت سے زنا کرے اور یہ نیت کرے کہ اگر اس سے نکاح ہو گیا تو اسی طرح صحبت کیا کروں گا، تو یہ کیسا ہے؟"

(افاضات الیومیہ جلد ۳ قسط ۱۷، ملفوظ ۲۰۷)

دیکھئے شریعت کا حکم بتانے کی بجائے ایسا بیہودہ سوال کیا کہ پوچھنے والا شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

❁ مولانا تھانوی نے کہا "طریق میں اگر لذت مقصود ہے تو بیوی کو بغل میں لے کر ذکر کریں۔ خدا کی قسم بہت لذت آئیگی۔ ایک ضرب اِدھر ہو اور ایک ضرب اُدھر ہو۔" معاذ اللہ!

(حسن العزیز، جلد ۱، حصہ ۳، قسط ۱۸، ملفوظ ۵۰۶)

❁ کہیں نوکری کرنے والے کو مولانا تھانوی نے کہا "تم بڑے تیز ہو۔ نکاح کر لو، سب جوش نکل جائے گا۔" (حسن العزیز، ملفوظ ۱۷۰)

❁ نئے آنے والوں کی طرف مولوی تھانوی جلدی توجہ نہیں کرتے تھے۔ اسکی وجہ بتاتے ہوئے مثال میں کہتے ہیں "رنڈی اور گھرستن میں فرق ہوتا ہے۔ رنڈی دو چار روپیہ میں راضی ہو جائے گی لیکن گھرستن ذرا مشکل سے رضا مند ہوتی ہے۔ (افاضات الیومیہ، جلد ۳ قسط ۱۸ ملفوظ ۶۱۹)

❁ مولوی تھانوی سہ دری میں دوپہر کے وقت آرام کر رہے تھے۔ ایک شخص ملنے گیا لیکن تھانوی نے منع کیا، وہ چلا گیا۔ پھر تھانوی نے کہا "میں ذرا آرام کرنے لیٹا تھا کہ بس آموجود ہوگئے۔ رنڈوے جب بیٹھنے دیں تب تو رانڈیں بیٹھیں۔" (حسن العزیز جلد ۲ حصہ ۲ قسط ۱۵ ملفوظ ۳۲۹)

❁ تھانوی نے کہا "میں نے حسینوں کو دیکھا ہے جھنجھلاتے اور منہ چڑھاتے وقت ایسے لگتے ہیں کہ بس فدا ہو جاؤ" (حسن العزیز جلد ۱ حصہ ۴ قسط ۱۹ ملفوظ ۶۲۴)

❁ تھانوی سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپکے پاس رنڈی تو کوئی نہیں آتی؟ کہا کہ رنڈوے تو آتے ہیں۔ وہ ایک ہی ہیں چاہے رنڈی ہو یا رنڈوے ہوں۔" (حسن العزیز، جلد ۱، حصہ ۳ قسط ۱۸، ملفوظ ۴۵)

❁ تھانوی لکھتا ہے۔ "ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ ذکر میں کہاں؟ مزہ تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے، یہاں کہاں ڈھونڈتے پھرتے ہو۔" (افاضات الیومیہ، ج ۴ ص ۶۶۸)

حقیقت کا اعتراف: تھانوی نے خود اقرار کیا اور کہا "یہاں (تھانہ بھون) پر تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا وہی ٹھہر سکتا ہے۔" (افاضات الیومیہ جلد ۳ ص ۲۶۵)

❁ ’’تھانوی کے ماموں نے تھانوی سے ملنے کیلئے آنے پر ننگا ہو کر آنے کی شرط رکھی۔ تھانوی نے کہا، میرا کیا بگڑتا، میں آنکھیں بند کر کے مصافحہ کر لیتا۔‘‘ (افاضات الیومیہ، جلد ۴، قسط ۲۲، ملفوظ ۱۱۲)

❁ ’’حافظ جی کے نکاح کی حکایت: لڑکوں نے کہا نکاح میں بہت مزا ہے۔ حافظ جی نے نکاح کیا۔ رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی۔ صبح کو کہا ہمیں تو نہ نمکین، نہ میٹھی، نہ کڑوی معلوم ہوئی۔ لڑکوں نے کہا مارا کرتے ہیں۔ رات خوب جوتے سے مارا۔ محلہ جمع ہو گیا، رسوائی ہوئی۔ تب لڑکوں نے کھل کر بتایا۔ اب اس پر عمل کیا اور کہا واقعی بہت مزا ہے۔‘‘ (افاضات الیومیہ، جلد ۳، قسط ۱۴، ملفوظ ۵۴۷)

نوٹ: یہ حکایت تھانوی صاحب نے یہ سمجھانے کیلئے بیان کی کہ شریعت کے احکام پر عمل کرنے میں سکون ہے۔

❁ ’’پڑوسی کے مکان میں ایک عورت بن ٹھن کر بیٹھی تھی۔ تھانوی جی کھڑکی سے دیکھتے ہیں۔‘‘

(حسن العزیز جلد ۲ حصہ ۲ قسط ۱۵ ملفوظ ۱۵۴)

❁ ’’عوام کے عقیدے کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضو مخصوص، بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں، واقعی عجیب مثال ہے۔‘‘ (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۷)

❁ ’’میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہندوستان کی عورتیں حوریں ہیں۔‘‘ (افاضات الیومیہ ج ۴)

نوٹ: اس میں تھانوی صاحب کا تجربہ بول رہا ہے۔

❁ ’’ایک انگریز نے جو اپنی بیوی کے ساتھ مسلمان ہوا تھا سوال کیا تھا کہ ہم ہندوستان آنا چاہتے ہیں اور ہماری میم بھی ہمراہ (ساتھ) ہوگی اور وہ پردہ نہ کرے گی۔ میں نے لکھ دیا کہ آپ کیلئے اجازت ہے۔‘‘ (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۲۴)

نوٹ: شریعت ان کے ہاتھ کا کھلونا ہے، اب یورپ کی حور سے دل بہلانا ہے۔

❁ تھانوی کے خلیفہ خواجہ عزیز الحسن نے تھانوی سے کہا ’’کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں‘‘ تھانوی نے کہا ’’یہ آپکی محبت ہے۔ ثواب ملے گا۔ ثواب ملے گا۔‘‘ (اشرف السوانح جلد ۲)

❁ ایک مرتبہ تھانوی کو کھانسی ہوئی۔ کسی نے کہا میں آپ کیلئے شریفہ (پھل) لاؤں گا، آپ

کیلئے مفید رہے گا۔ تھانوی نے کہا شریف کو لاؤ، شریفہ کو مت لاؤ۔ میری دو دو منکوحہ (بیویاں) ہیں۔ کیا فوج کھڑی کرنی ہے؟'' (افاضات الیومیہ، جلد ا، قسط ۱، ملفوظ ۶۳)

اپنے دوسرے نکاح کی دلیل دیتے ہوئے تھانوی نے کہا کہ ''دیا سلائی (ماچس) کی نوک پر جو لگا رہتا ہے سب میں موجود ہے۔ بہت سوں میں رگڑ لگ گئی ہے۔ ہم میں رگڑ نہیں لگی۔'' (حسن العزیز جلد ا، حصہ ۲، قسط ۱۷، ملفوظ ۱۴۹)

سیدہ عائشہ صدیقہ کی توہین

ایک شخص نے تھانوی سے دوسرے نکاح کی وجہ پوچھی۔ جواب دیتے ہوئے کہا ''میں نے یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں تعبیر سمجھا کہ جو نسبتِ عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے وقت حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔'' (افاضات الیومیہ، جلد ا)

معاذ اللہ! کتنا ناپاک ہے وہ انسان جو اپنی ماں! نہ صرف اپنی بلکہ تمام مومنوں کی مقدس ماں کو خواب میں دیکھے اور تعبیر یہ کرے کہ کمسن عورت نکاح میں آنے والی ہے۔ معاذ اللہ!

سیدہ خاتون جنت کی توہین

تھانوی نے کہا ''ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا، انھوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔ ہم اچھے ہوگئے۔'' معاذ اللہ! (افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۷۶)

یقیناً حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وہ مقام ہے کہ آپ کی نظر عنایت کسی پر پڑ جائے تو اسے شفا مل جائے مگر یہاں جو الفاظ لکھے گئے وہ سخت نامناسب اور توہین آمیز ہیں۔

تھانوی کو بے حیائی کی باتیں یاد تھیں، مسئلے نہیں

ایک صاحب نے تھانوی سے کہا کہ ''میں ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔'' تھانوی نے جواب دیا۔ ''مسئلہ فلاں مولوی صاحب سے دریافت کرو، مجھے مسئلہ یاد نہیں۔ مجھ سے تو اور ہی قسم کے مسئلے دریافت کرو۔'' (مزید المجید ۶۵ ص ۳۸)

تھانوی نے کہا میں حلال وحرام نہیں دیکھتا

ایک مرتبہ کہا کہ ''دعوت اور ہدیہ میں حلال وحرام کو زیادہ نہیں دیکھتا کیونکہ میں متقی نہیں ہوں۔'' (کمالات اشرفیہ صفحہ ۴۰۶)

تھانوی نے لوگوں کو پھانسنے کیلئے تسبیح کا استعمال کیا

فارغ (خالی) وقت میں مولانا تھانوی ہاتھ میں تسبیح لے لیتے تھے اور کہتے تھے ''میں نے اسکا نام 'جال' رکھا ہے کیونکہ اسی سے لوگ پھنستے ہیں۔'' (خاتمۃ السوانح ص ۴۸)

تھانوی نے خود کو ''بہت بڑا دھوکہ'' کہا

تھانوی نے اپنی پیدائش کا تاریخی نام ''مکر عظیم'' یعنی بہت بڑا دھوکہ بتایا۔

''حضرت (مولانا تھانوی) نے احقر کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھیے! میرا مادہ تاریخی (تاریخی نام) ''مکر عظیم'' ٹھیک ہے یا نہیں؟ میں آخر شیخ زادہ ہوں۔ شیخ زادے بڑے فطرتی ہوتے ہیں۔ مجھے بھی فطرتیں بہت آتی ہیں۔'' (حسن العزیز جلد ۱، صفحہ ۱۴)

مہا بکّو

تھانوی نے کہا ''بعض (کچھ) لوگ قلیل الکلام (کم بولنے والے) ہوتے ہیں، اس سے بھی رعب ہوتا ہے۔ میں اسقدر بکّی ہوں کہ ہر وقت بولتا ہی رہتا ہوں مگر پھر بھی نہ معلوم لوگ کیوں مجھ کو ہوّا بنائے ہوئے ہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ ص ۱۸)

نوٹ: ہوّا نہیں بنائے تھے بلکہ مزہ اور مذی جیسی باتوں کا لطف لینے کیلئے بھیڑ لگی رہتی تھی۔

تھانوی نے بوڑھوں کو شہوت پرست بنایا

تھانوی نے کہا ''بوڑھوں کے مقابلہ میں جوان میں عصمت زیادہ ہوتی ہے۔ بوڑھوں میں شہوت زیادہ ہوتی ہے، لہٰذا بوڑھے آدمی سے عورتوں کو زیادہ بچاؤ۔'' (حسن العزیز جلد ۱، حصہ ۴، قسط ۱۹ ملفوظ ۶۲۳) یعنی تھانوی ہر بوڑھے کو اپنے جیسا رنگین مزاج سمجھتا تھا۔

نیک لوگوں کو ہوس ناک بتایا

''فاسق فاجر کی شہوت کچھ آنکھ کی راہ سے، کچھ خیالات کی راہ سے نکل جاتی ہے۔ متقی کا سب ذخیرہ کوٹھری ہی میں رہتا ہے ان میں قوت زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا عورتوں کو بزرگوں سے بچانا چاہیے۔''

(حسن العزیز جلد ۱، حصہ ۴، قسط ۱۹، ملفوظ ۶۲۳)

خود کو نفس کی بڑی بڑی شرارتوں میں مبتلا بتایا

ایک شخص نے خط لکھا کہ میری بہو جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال تھی، اس کا انتقال ہو گیا۔ نہایت نیک بخت اور میری فرماں بردار تھی۔ اسکے انتقال کا مجھ کو صدمہ ہوا۔ تھانوی نے اس شخص کے بارے میں کہا ''ان صاحب کو اور کسی کا صدمہ نہ ہوا، اور ۱۶، ۱۷ برس کی لڑکی کا صدمہ ہوا۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا لہجہ نرم ہوگا نوعمر تھی، اسکی طرف میلان (جھکاؤ) ہوتا ہوگا۔ اس سے لذت ہوتی ہوگی۔'' پھر کہا ''بڑی بڑی شرارتیں ہیں نفس کی۔ میں چونکہ خود مبتلا ہوں اسلیئے مجھے احساس ہوتا ہے دوسروں کی حالت کا۔ ممکن ہے کہ خود گنجا ہونے کی وجہ سے دوسروں کو بھی گنجا سمجھوں۔''

(حسن العزیز، جلد ۳، حصہ ۲، قسط ۱۴)

(اشرف علی تھانوی کی بے حیائیوں کے مزید نمونوں کو دیکھنے کیلیئے علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کی کتاب ''دیو بند کی خانہ تلاشی'' حاصل کریں۔)

یہ ہے اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کی جھلکیاں جسے عام کرنے کیلیئے دن رات محنت کی جارہی ہے اور اسکی کتابوں کو گھر کی الماریوں میں سجانے کا پیغام دیا جارہا ہے اور لڑکیوں کو جہیز میں دینا اور پڑھنے کی تاکید کرنا ثواب کا کام بتایا جارہا ہے۔ ان ظالموں سے پوچھو کہ اگر تھانوی کی کتابوں کو اسلامی خواتین پڑھیں گی تو کیا نتیجہ ہوگا؟

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے تبلیغی جماعت کے بارے میں خبردار کرنے والی حدیثوں کو پڑھا، تبلیغی جماعت کے مولویوں اور پیشواؤں کے عقیدوں کو دیکھا، تبلیغی جماعت کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی گستاخیوں اور بے حیائیوں کا نظارہ کیا۔ اتنے سارے ثبوت دیکھنے

کے بعد آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جس کام کو دین کا کام کہا جا رہا ہے وہ درحقیقت مسلمانوں کے عقیدے اور اخلاق کو تباہ کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے اور دیوبندی تبلیغی جماعت کے بڑے بڑے علماء اور پیشوا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیوں کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو چکے ہیں۔ اس لئے اپنے اور سارے مسلمانوں کا ایمان وعقیدہ بچانے کے لئے ان کی حقیقت بیان کرنا اور ان سے دور رہنا ضروری ہے۔۔۔ کچھ لوگ ان کے خلاف فیصلہ کرنے سے اس لئے رک جاتے ہیں کہ تبلیغی جماعت والے بڑے پکّے نمازی ہیں، انھیں کیسے گمراہ کہا جائے؟ اس کا جواب مولانا تھانوی کی زبانی سنیئے جن کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے مولوی الیاس نے تبلیغی جماعت بنائی ہے۔ جب مولوی اشرف علی تھانوی نے مولانا شبلی نعمانی کو کافر کہا تو مولوی عبدالماجد دریابادی نے اشرف علی تھانوی کو خط لکھا کہ "شبلی تو بڑے نمازی، پرہیز گار اور تہجد گذار ہیں۔" اس پر اشرف علی تھانوی نے جواب دیا کہ "بددین آدمی اگر دین کی باتیں بھی کرتا ہے تو اس میں ظلمت (گمراہی) لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔" (کمالاتِ اشرفیہ)

دوسرا جواب یہ ہے کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، نماز کی پابندی کرتے ہیں اور دنیا بھر میں سب سے زیادہ دین کی تبلیغ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اُنکے گمراہ عقیدے کی وجہ سے دنیا کے سارے مسلمان اور خود دیوبندی بھی انھیں کافر کہتے ہیں۔ (یعنی اُنکا ظاہری نماز، روزہ اور کلمہ انھیں کافر ہونے سے بچا نہیں سکتا۔)

اگر کسی شخص میں ڈھیر ساری باتیں ایمان کی ہوں اور ایک کفر کی تو وہ کافر ہی سمجھا جائے گا۔ یہی بات تھانوی صاحب بھی کہتے ہیں، لکھتے ہیں: "فقہا (بڑے بڑے علماء) کا جو یہ حکم ہے کہ اگر کسی (کی بات) میں ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو ۹۹ وجہ کا اعتبار (خیال) نہ کیا جائے گا اور اس ایک وجہ کا اعتبار کیا جائے گا۔ اس کا مطلب لوگ غلط سمجھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان کیلئے صرف ایمان کی ایک ہی بات کا ہونا بھی کافی ہے۔ باقی ۹۹ باتیں کفر کی ہوں تب بھی مضیلِ ایمان نہ ہوں گی۔ حالانکہ یہ غلط ہے (اور صحیح یہ ہے کہ) اگر کسی

میں ایک بات بھی کفر کی ہو وہ بالاجماع (سب کے نزدیک) کافر ہے"

(افاضات الیومیہ، جلد ۷، ص۔۶۰)

یعنی خود تبلیغ جماعت کے پیشوا نے بتا دیا کہ جس شخص میں ایک بات بھی کفر کی ہوگی وہ کافر ہی سمجھا جائے گا اور اس کے ظاہری اعمال نہیں دیکھے جائیں گے۔

لہٰذا! اب آپ انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ تبلیغی جماعت والے جن کے اندر ایک نہیں کئی باتیں کفر کی ہیں، حق پر ہو سکتے ہیں؟ کیا رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی، ان کے ساتھ جڑنے میں ہو سکتی ہے؟ سوال اُن لوگوں سے ہے جنھیں صرف خدا اور رسول کو راضی کرنے کا جذبہ تبلیغی جماعت کی طرف کھینچ کر لے گیا ہے۔ باقی رہ گئے وہ لوگ جو کسی دنیاوی لالچ یا مذہب دشمنی کے جذبے میں اُنکے ساتھ ہو گئے ہیں اُنکی واپسی کی امید نہیں کی جا سکتی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ "اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم چھپ کر اُن سے دوستی کرتے ہو اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کرے گا وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔ تمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ قیامت کے دن تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔"

(پ ۲۸ ع ۷ سورۃ الممتحنۃ)

لہٰذا اے دین اسلام کے متوالو! اے خدا و رسول کی عظمت دل میں بسانے والو! بے پروائی نہ کرو۔ پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو۔ دیکھو جب ایمان گیا پھر حقیقت میں ہمیشہ ہمیش تک کبھی کسی طرح ہرگز جہنم کے سخت عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا۔ یہاں جو لوگ گستاخیاں کر رہے ہیں، وہاں اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا بالکل خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ ارادہ کر لو کہ ایسی جہنمی جماعت سے بالکل دور رہو گے۔ اللہ تعالیٰ تمام ہی اسلامی بھائیوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین

بدمذہبوں کا رد کرنا فرض اعظم !

اس سے روکنے والے پر اللہ کی لعنت !

حیثیت کے مطابق اس کام میں روپیہ خرچ کرنا مسلمانوں پر فرض!

سیدنا اعلیٰحضرت رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ جب گمراہ جماعتیں مسلمانوں کو بہکانے کی کوشش کریں اور اُنکے عقیدے میں شک پیدا کر کے انھیں اپنے ساتھ ملانا چاہیں، ایسے حالات میں وعظ و تقریر کی مجلسیں قائم کر کے عوام کے ذہن کو صاف کرنے اور اُنکے شک کو دور کرنے کیلئے بدمذہبوں کو جواب دینا اور اُنکا رد کرنا فرض ہے یا واجب، مستحب ہے یا جائز؟ اور یہ کہ ان کاموں میں روپیہ خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے سیدنا اعلیٰحضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم (خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین) مسلمانوں کو بہکائے، فتنہ و فساد پیدا کرے تو اُس کا دفع اور قلوبِ مسلمین سے شبہاتِ شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے۔ جو اس سے روکتا ہے۔ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَھَا عِوَجاً میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اُس میں کجی (نرمی) چاہتے ہیں۔"

چند جملوں کے بعد بددینوں کے رد سے روکنے والوں کے تعلق سے فرمایا:

"شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی مسلمان کا کام ہو سکتا ہے؟"

اسے ... کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

"اُن پر فرض ہے کہ جس کا فتنہ اٹھتا دیکھیں، سدِ باب کریں (روکیں)۔ وعظِ علما کی ضرورت ہو، وعظ (بیان) کہلوائیں۔ اشاعتِ رسائل کی حاجت ہو، اشاعت کرائیں۔ (کتابیں وغیرہ چھپوائیں) حسبِ استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب فتنے یا فساد یا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم اُس وقت ظاہر نہ کرے تو اُس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی

لعنت ہے۔ اللہ نہ اُسکا فرض قبول کرے نہ نفل۔" جب بدمذہبوں کے دفع (رد) نہ کرنے والے پر یہ لعنتیں ہیں تو جو خبیث ان کے دفع کرنے سے روکے اُس پر کس قدر اشد غضب و لعنت اکبر ہوگی۔" (فتاوی رضویہ جلد ۹ ص ۴۸۶)

مسلمانو! ذرا دیکھو کہ بدمذہبوں کا رد کرنا اور اُنکے فتنوں سے لوگوں کو بچانا کتنا اہم کام ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت نے اسے سب سے بڑا فرض بتایا اور اس کام میں اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ خرچ کرنا مسلمانوں پر فرض قرار دیا۔ اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو اپنی نادانی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کو اس کام سے روکتے ہیں اور غضب الٰہی کے مستحق بنتے ہیں۔

جماعت رضائے مصطفٰے میں شامل ہو جایئے۔

جماعت رضائے مصطفٰے امام اہلسنت امام احمد رضا کی قائم کردہ تنظیم ہے۔ اس کے موجودہ سرپرست حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم العالیہ ہیں اور حضرت مولانا عسجد رضا خاں صاحب قبلہ اس کے کل ہند صدر ہیں۔ یہ تنظیم مکمل طور پر مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق کام کررہی ہے اور دین کے معاملے میں یہ کسی سے سمجھوتہ نہیں کرتی۔ اس تنظیم کا مقصد دین اسلام کی تبلیغ کرنا اور گمراہ و باطل فرقوں کا تقریر و تحریر سے رد کرتے ہوئے مسلمانوں کو انکے فتنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ لوگوں کے ایمان کو بچانا سب سے اہم کام ہے کیونکہ اگر ایمان سلامت ہے تو سب کچھ سلامت ہے۔ اور اگر یہ برباد ہوگیا تو سارے عمل ختم ہو گئے۔ اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

جماعت رضائے مصطفٰے پورے ملک میں اسی مشن پر کام کررہی ہے۔ آپ بھی اس میں شامل ہوکر دین وسنیت کی تبلیغ و اشاعت میں مدد کریں۔ اگر آپ اپنے علاقے میں جماعت رضائے مصطفٰے کی شاخ قائم کرنا چاہتے ہیں تو اپنے موبائیل میں لکھیں: BRANCH پھر اپنا مکمل نام و پتہ لکھیں اور 8080727575 پر SMS کردیں۔

اپیل یہ کتاب گھر گھر پھیلائیں اور دوسرے شہروں میں موجود اپنے دوستوں رشتہ داروں اور دیگر تنظیموں کو نمونے کے طور پر روانہ کریں تا کہ وہ بھی اسے بڑی تعداد میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنا سکیں۔ اسکے علاوہ شادی بیاہ اور چہلم کے موقع پر اور بعد نماز جمعہ مسجدوں میں تقسیم کریں۔

کیا ہم اتنے کمزور ہیں؟

ہمارے بزرگوں نے ہر دور میں اسلام کے خلاف اُٹھنے والے فتنوں کو دبانے کیلئے باطل طاقتوں کا نہایت بہادری سے مقابلہ کیا ہے۔ اپنی پوری زندگی حق کا پرچار کرنے اور گمراہیت کا خاتمہ کرنے میں وقف کی ہے۔ صرف اسلئے کہ غریب مسلمان حقیقت کو جان لیں اور ایمان کے لٹیروں سے اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں مگر آج اُسی دین پر حملہ کیا جارہا ہے۔ کلمہ نماز اور تبلیغ کی آڑ میں بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ نبیوں اور ولیوں کی عقیدت دلوں سے ختم کی جارہی ہے۔ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے، وہ کلمہ اور نماز کی دعوت دے رہے ہیں۔ انکا اصل مقصد لوگوں کو قریب کر کے آہستہ آہستہ اُنکے عقیدوں کو بدلنا ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہمارے بھائیوں کو نشانہ بنایا جائے، انھیں اپنی طاقت اور دولت کے بل بوتے پر بدعقیدہ بنانے کی کوشش کی جائے اور ہم خاموش تماشائی بنے رہیں؟ کیا ہم اتنے بے حس ہیں؟ کیا ہم اتنے کمزور ہیں؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ سنی تنظیمیں اور نوجوان جاگ جائیں اور گمراہی کے طوفان کو روکنے کے لئے اپنا فرض نبھائیں تا کہ کل قیامت کے روز ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ط (القرآن الکریم)

ترجمہ: اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائیگا اُس کی جو اُسکے دین کی مدد کریگا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے تو درج ذیل کتابیں ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کریں اور اللہ تعالیٰ اور اُسکے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں کے مشن کو ناکام بنادیں۔ یقیناً کل قیامت کے روز آپ کو اسکا بہت بڑا اجر ملے گا۔ تمام کتابیں اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں صرف پاؤ قیمت میں مل سکتی ہیں۔

۱) پڑھو اور فیصلہ کرو حق و باطل کا فیصلہ! (کوڈ: PAFK)

۲) جماعت اسلامی کا حملہ، اُمت سے لے کر پیغمبر تک سبھی نشانے پر! (کوڈ: JIKH)

۳) اہلحدیث (غیر مقلد) کی گمراہی، قرآن و حدیث کی روشنی میں! (کوڈ: AHKG)

صرف پاؤ قیمت میں کتابیں حاصل کریں

آپ اوپر لکھی کتابیں پاؤ قیمت میں حاصل کر کے تقسیم کریں۔ مثلاً پڑھو اور فیصلہ کرو کی قیمت 8 روپے ہے تو 2 روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب حاصل کرنے کیلئے کتاب کا کوڈ لکھیں پھر کس زبان میں چاہیے وہ لکھیں پھر تعداد لکھیں پھر اپنے شہر کا نام لکھیں۔ مثال کے طور پر

اگر آپ کو ''پڑھو اور فیصلہ کرو'' اردو 500 ممبئی میں چاہیے تو اپنے موبائل میں لکھیں:

PAFK URDU 500 MUMBAI

اور 8080727575 پر SMS کردیں۔

اسی طرح اگر آپ بنگلور میں ہیں اور ''جماعت اسلامی کا حملہ'' ہندی 1000 چاہیے تو اپنے موبائل میں لکھیں: JIKH HINDI 1000 BANGALORE

اور 8080727575 پر SMS کردیں۔

اگر آپ کو ''اہلحدیث کی گمراہی'' اردو 5000 کی تعداد میں ناگپور میں چاہیے تو موبائل میں لکھیں: AHKG URDU 5000 NAGPUR

اور 8080727575 پر SMS کردیں۔

نوٹ: کم سے کم 100 کتاب بھیجی جائیگی، اس سے کم نہیں۔ 500 یا 1000 کتاب منگوانا بہتر ہوگا کیونکہ خرچ کم آئیگا۔

Mob.07800473352 www.TTSsunni.com

تبلیغی جماعت کی حقیقت بے نقاب کرنے والی اہم کتابیں

☆تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
☆تبلیغی جماعت کا فریب (مولانا سید شاہ تراب الحق قادری)
☆تبلیغی جماعت حقائق ومعلومات کے اجالے میں (علامہ ارشد القادری)
☆دعوت فکر (علامہ محمد منشا تابش قصوری)
☆زلزلہ (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
☆دعوت انصاف (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
☆دیوبند کی خانہ تلاشی (علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ)
☆جاء الحق (مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ)
☆نور ہدایت (مولانا غلام رسول نوری)
☆سُنّی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ (مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ)
☆جان ایمان (مولانا عبد المصطفٰے ردولوی)
☆محققانہ فیصلہ (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)
☆عقائد علمائے دیوبند (حافظ ملت محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ)
☆بدمذہبوں سے رشتے (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)
☆تمہید ایمان (امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ)
☆خون کے آنسو (علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ)
☆شریعت (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)
☆بزرگوں کے عقیدے (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

All India Jamat Raza-e-Mustafa, Mumbai (MS)
Mob.07800473352 www.TTSsunni.com
E-mail: TTSsunni@hotmail.com

اس سوال کا جواب ضرور دیجیے

کیا دیوبندی تبلیغی جماعت کے فتنے سے مقابلے کیلئے صرف کتاب کافی ہے یا قرآن و حدیث کے حوالوں اور ثبوت سے بھرپور تقریروں کی بہترین آڈیو سی ڈی بھی تیار ہونا چاہیے؟

اگر آپ کا جواب ''ہاں'' میں ہے تو موبائیل میں لکھیں:

TJ CD YES

اور اگر آپ کا جواب ''نہیں'' میں ہے تو موبائیل میں لکھیں:

TJ CD NO

اور 8080727575 پر SMS کر دیں۔

نوٹ: اگر آپ جواب کے علاوہ اور بھی کچھ لکھنا چاہیں تو پہلے اوپر کے الفاظ مثلاً TJ CD YES لکھ دیں اس کے بعد آخر میں اپنا پیغام لکھیں۔

اعلان

اس کتاب میں دیوبندیوں کی کتابوں کے جو بھی حوالے دیے گئے وہ سب یقیناً انھیں کی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ اگر کوئی ان حوالوں پر اعتراض کرے یا شک ظاہر کرے تو اس سے کہو کہ اپنے ضلع کے سب سے بڑے مدرسے کے صدر مفتی کی دستخط و مہر کے ساتھ درج ذیل مضمون لکھوا کر لائے تو ہم ضرور اسے دیوبندیوں کی اصل کتابوں میں حوالے دکھا دیں گے:

> ''پڑھو اور فیصلہ کرو میں نقل کی گئی ''فلاں فلاں'' عبارت جو ہماری (دیوبندی) جماعت کے ''فلاں فلاں'' بزرگ یا پیشوا کی طرف منسوب ہے وہ ہرگز ان کی کسی بھی کتاب میں موجود نہیں۔ بہر حال اس عبارت سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہوتی ہے (یا اس عبارت میں کفر ہے یا یہ عبارت نہایت فحش اور گندی ہے)۔ لہٰذا ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے (یا گمراہ ہے یا فاسق و فاجر ہے)''

ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک وہ یہ مضمون لکھ کر نہیں لا سکیں گے۔

خوشخبری

رضا آڈیو چینل کا قیام ٹی وی اور ویڈیو کی وجہ سے معاشرے کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسکی وجہ سے گھروں میں گناہوں اور بے حیائیوں کا سیلاب آگیا ہے۔ ٹی وی اور ویڈیو لہو ولعب کا سامان ہیں اور شریعت میں لہو ولعب جائز نہیں۔ اس میں دکھائی جانے والی تصویر، تصویر ہی ہے اسلئے یہ ضرور حرام ہے۔ ننگی تصویریں، ناچ گانے، بے ہودہ ڈرامے، بھجن، پوجا پاٹ اور کفر و شرک پر مبنی سیکڑوں گیت اور کہانیاں ٹی وی اور ویڈیو میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں کا دین و ایمان بھی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ لہٰذا اس کے نقصانات سے لوگوں کو بچانے اور پیغام اعلیٰ حضرت گھر گھر پہنچانے کیلئے آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ کے زیر اہتمام رضا آڈیو چینل قائم کیا گیا ہے۔

رضا آڈیو چینل صرف سننے کا ہے، دیکھنے کا نہیں لہٰذا یہ شرعی طور پر جائز بلکہ اس سے عقائد و اعمال کی اصلاح اور بے شمار دینی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کیلئے ٹی وی کی ضرورت نہیں بلکہ خاص ایمپلی اسپیکر بوکس دیے جاتے ہیں جو گھروں میں لگائے جاتے ہیں۔ جس شہر میں رضا چینل شروع کرنا ہو وہاں ایک کمپیوٹر سسٹم قائم کیا جاتا ہے جو انٹرنیٹ سے رضا چینل کا پروگرام لے کر مسلسل نشر کرتا رہتا ہے۔ یہ پروگرام کیبل (وائر) کے ذریعے شہر کے ہر گھر میں موجود اسپیکر بوکس تک پہنچایا جاتا ہے جو نہایت صاف اور دلکش آواز میں سنائی دیتا ہے۔

رضا چینل خالص مذہب اہلسنت اور مسلک اعلیٰحضرت کے مطابق ہے جو روزانہ صبح صادق سے شروع ہو کر رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس میں پانچ وقت کی اذان، نعت و منقبت، صلوٰۃ و سلام مناجات، شجرہ تلاوت قرآن مع ترجمہ کنزالایمان اور شرعی مسائل و معلومات پر مشتمل بے شمار تقریریں پیش کی جاتی ہیں جن میں بالخصوص حضور تاج الشریعہ، حضور محدث کبیر، مولانا سید شاہ تراب الحق قادری، مولانا ادریس رضا، مولانا سید سراج اظہر رضوی مفتی محمود اختر قادری، مولانا مجیب علی رضوی، مولانا عبد المصطفےٰ رُدولوی، مفتی مجیب اشرف رضوی کے علاوہ شارح بخاری



مفتی شریف الحق امجدی، علامہ مشتاق احمد نظامی اور علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بیانات بھی ہوتے ہیں۔ حضور تاج الشریعہ کی آواز میں شرعی مسئلوں کے جوابات بھی ہر ہفتہ نشر کیے جاتے ہیں۔

اگر کسی شہر میں اسپیکر کیبل جاری ہے تو اُسے رضا چینل میں بدل سکتے ہیں اسطرح کیسٹ بجانے یا آپریٹر کی ضرورت نہ رہے گی اور اُس شہر کے وقت کے مطابق پروگرام چلتا رہے گا۔ اگر آپ اپنے شہر میں رضا آڈیو چینل شروع کرنا چاہتے ہیں تو موبائیل میں لکھیں: Raza Channel پھر اپنا مکمل نام و پتہ لکھیں اور 8080727575 پر SMS کر دیں۔

اپنے موبائیل میں رضوی SMS ضرور شروع کریں۔ اس کیلئے موبائیل میں صرف اتنا لکھیں: RazviSMS اور 9219592195 پر بھیج دیں یعنی SMS کر دیں۔

ALL INDIA JAMAT RAZA-E-MUSTAFA